لِتُؤمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهٖ وَتُعَزِّرُوہُ وَتُوَقِّرُوہُ

تُحْفَۃُ اللَّبِیْبِ فِی نَعْلِ الْحَبِیْبِ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سنہ ۱۳۰۲ھ

مؤلفہ

حضرت شمس العلماء مولانا مفتی قاضی عبید اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سابق قاضی صوبہ مدراس

شائع کردہ

حاجی سید محمد عبد القادر

(برادر زادہ قاضی مفتی حاجی سید شاہ محمد صاحب مغفور)

طبع اول سنہ ۱۳۱۷ھ

طبع دوم سنہ ۱۴۰۵ھ

ھدیہ: ۴ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : ______ تحفۃ اللبیب فی نعل الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف : ______ حضرت شمس العلماء مولانا مفتی عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

طبع اول : ______ ۱۳۱۷ سنہ ھ

طبع دوم مع دیباچہ : ______ ۱۴۰۵ سنہ ھ

کتابت : ______ سید امین الدین دریائی

ناشر

سید محمد عبد القادر

برادر زادہ مفتی قاضی سید شاہ محمد صاحب مغفور

سر قاضی مدراس ۱۳۹۸ سنہ ھ تا ۱۴۰۲ سنہ ھ

تعداد : ______ ایک ہزار (۱۰۰۰)

سلسلۂ اشاعت نمبر (۱۰) محکمہ شرعیہ قاضی مفتی سید شاہ محمد صاحب مغفور

ملنے کا پتہ

۱۔ سید محمد عبد القادر ۔ باغ دیوان صاحب ۔ 338 ۔ موبرس روڈ ۔ مدراس ۔ ۱۴

۲ ۔

۳ ۔ محمد عبد الوہاب ۔ مدرسہ محمدی ۔ باغ دیوان صاحب ۔ 323 موبرس روڈ ۔ مدراس ۱۴ (الہند)

۴ ۔ حبیب اینڈ کمپنی ۔ 650 - 4 - 5 کٹل منڈی ۔ اسٹیشن روڈ ۔ حیدر آباد ۔ ۱ (اے پی)

فہرست مضامین

—

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از محکمۂ شرعیہ مفتی حاجی قاضی سید شاہ محمد صاحب مغفور۔
باغ دیوان صاحب۔ ۳۲۰۔ موبرس روڈ۔ مدراس ۔ ۱۴
سلسلہ اشاعت نمبر (۱۰)

دیباچہ

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

امابعد۔ کتاب تحفۃ اللبیب فی نعل الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے مصنف حضرت شمس العلماء مولانا مفتی قاضی عبید اللہ صاحبؒ ابن حضرت قاضی الملک مولانا محمد صبغۃ اللہ قاضی بدر الدولہؒ ابن حضرت شرف الملک مولانا محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ جنوبی ہندوستان کے مشہور عالم دین، مفتی، فقیہہ گذرے ہیں۔ آپ کا خاندان عرب سے سواحل ہند میں توطن اختیار کیا۔ اس خاندان کو یہ خاص شرف حاصل ہے کہ کم از کم (۱۷) پشت سے مسلسل دین کی خدمت کر رہا ہے اور صوبہ مدراس میں آپ کا وجود مسلمانوں کے لئے باعث خیر و برکت تھا۔ آپ بتاریخ ۴ شعبان ۱۲۷۰ سنہ ھ مطابق ۲ مئی ۱۸۵۴ سنہ کو تولد ہوئے سن شعور کے آغاز سے ہی تحصیل علم کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ کی تعلیم کی ابتدا اپنے والد محترم اور عم محترم حضرت مولانا محمد عبد الوہاب صاحب مدار الامراء بہادرؒ سے ہوئی۔ جب آپ کی عمر دس برس کی ہوئی تو آپ کے والد محترم کا وصال ۲۵ محرم ۱۲۸۰ سنہ ھ میں ہوا۔ آپ نے تکمیل علم حضرت شمس العلماء مولانا سید محمد اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ المخاطب طرازش خاں بہادر (المتوفی ۱۳۱۱ سنہ ھ) کے پاس کیا۔ ۲۷ رجب ۱۳۰۰ سنہ ھ میں آپ کی اور دوسرے علماء کی دستاربندی ایک عظیم الشان جلسہ میں شہر کے بہت علماء و عمائدین کے روبرو حضرت شمس العلماء طرازش خاں بہادرؒ کی سرپرستی میں ہوئی۔ قضاوت مدراس کا متبرک عہدہ آپ کو ۱۸ ستمبر ۱۸۸۰ سنہ میں عطا کیا گیا۔

علومِ دینیہ کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ الموسوم بمدرسۂ محمدی آپ نے اپنے دولت خانہ پر قائم کر رکھا تھا جس کی بدولت متعدد افراد فضیلت کا رتبہ حاصل کر چکے ہیں۔ ۲۶ رجب ۱۳۰۹؁ھ میں اپنی ہمشیرہ حلیمہ بی صاحبہ کی وقف کردہ زمین پر مدرسۂ محمدی قائم ہوا۔ آپ وہاں تفسیر۔ حدیث۔ فقہ وغیرہ درس دیتے تھے۔

حکومت نے آپ کی علمی خدمات کی بناء پر ۱۸۹۷؁ء میں شمس العلماء کا خطاب دیا۔ آپ نے بھوپال کے حضرت علامہ حافظ ابو احمد صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سے ۷ رمضان ۱۳۲۵؁ھ کو بیعت کیا۔ اور ۱۳۲۸؁ھ میں آپ کو حج بیت اللہ و زیارت روضۂ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اور دوسرے مقامات مقدسہ (عراق۔ شام۔ مصر۔ اور بیت المقدس) وغیرہ کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کی تصانیف بہت سے ہیں۔ یہاں چند تصانیف کے نام درج کئے جا رہے ہیں۔
(۱) کفایت المتعلم (فقہ شافعی۔ اردو) (۲) ربیع الانوار فی مولود سید الابرار (شرح احادیث ولادت۔ اردو) (۳) فتاوٰی در تکفیر منکر عروج جسمی و نزول حضرت عیسٰی علیہ السلام (اردو) (۴) تحفۃ اللبیب فی نعل الحبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم (اردو) (۵) رسالہ فی النحو (فارسی) (۶) گلزار سعادت (در احوال ائمہ اثنا عشریہ و خلفائے راشدین۔ اردو) (۷) حاشیہ بر شرح تہذیب (منطق عربی) (۸) تکملہ جمع الجوامع (حدیث عربی) (۹) فوائد عبیدیہ (عربی) (۱۰) فتاوے عبیدیہ جسے کئی جلدوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ فتاوے عربی۔ فارسی اردو میں لکھے گئے ہیں۔

آپ کو ۱۰ فرزندان اور ۵ دختران تولد ہوئے۔ جن میں تین فرزندوں کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا۔

ضعیفی میں آپ کی بینائی کم ہو گئی تھی۔ جس کے باوجود آپ پنج وقتہ نمازوں کو باجماعت ادا کرنے مدرسۂ محمدی آیا کرتے تھے۔ مسائل سب آپ کو یاد تھے۔ جو بھی مسئلہ کی ضرورت پڑتی تو آپ کتاب کا نام اور صفحہ کہہ دیتے تھے۔

شب ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۶ سنہ ھ مطابق ۱۲ ستمبر ۱۹۲۷ سنہ ء میں آپ کا وصال ہوا ۔ اور نماز عصر کے وقت مسجد والا جاہی مدراس میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی ۔ آپ کے پانچویں فرزند حضرت مولانا مفتی قاضی محمد حبیب اللہ صاحب رح کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی گئی ۔ تدفین وہیں پر ہوئی ۔ تقریبًا چار ہزار افراد نماز جنازہ میں شریک تھے ۔ دفن کے بعد مسلمانان مدراس کا عام جلسہ ہوا ۔ اور حاضرین جلسہ نے آپ کے فرزند مولانا مفتی قاضی محمد حبیب اللہ صاحب رح کو آپ کا جانشین مقرر کیا ۔ جن کا تذکرہ کتاب ریاض الحرمین کے مقدمہ میں کیا گیا ۔

آپ کے لکھے ہوئے ایک قلمی نسخے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کتاب کو آپ نے ۲۶ شعبان ۱۳۰۱ سنہ ھ میں لکھنا شروع کیا ۔ اور ۷ شعبان ۱۳۰۲ سنہ ھ میں تکمیل کیا ۔ اور اس کتاب کو ۱۳۱۷ سنہ ھ میں آپ کے ہمشیرہ زادہ مولانا مولوی محمد عبد الرحمن صاحب مغفور نے طبع کیا تھا ۔ اور اب اس کتاب کی طبع ثانی مع دیباچہ کی جارہی ہے ۔ خدا تعالیٰ اس کو قبول کرے ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم ط

سید محمد عبد القادر بن سید محمد غوث کان اللہ لہما
(برادر زادہ قاضی مفتی سید شاہ محمد صاحب مغفور)
سر قاضی مدراس ۱۳۹۸ سنہ ھ تا ۱۴۰۲ سنہ ھ

مرقوم ۷ محرم ۱۴۰۵ سنہ ھ
مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۸۴ سنہ ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین **امابعد** عاصی پر معاصی عبید اللہ بن صبغۃ اللہ کان اللہ لہما کہتا ہے کہ اس زمانے میں شعلہ جہل و نادانی کا نہایت بھڑکا یہاں تک کہ سرور عالم سید ولد آدم شفیع المذنبین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد رکھنے والے پھیلے اور اپنے نفاق باطنی کو ظاہر کرنے لگے چنانچہ کسی ملحد نے لوگوں کو فریب دینے لکھ دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل کی مثال بناکے جو رکھتے ہیں اور اس کو بوسہ دیتے ہیں سو وہ شرک وکفر ہے چونکہ ہم کو ایسے بدمذہبوں سے کچھ گفتگو نہیں جب وہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد رکھتے ہیں تو آپ کی نعل شریف کی مثال کو کب تبرک سمجھیں گے۔ لیکن عوام مسلمانوں کی اطلاع کے لئے اس مختصر رسالہ کو کتاب فتح المتعال فی مدح النعال سے جو تصنیف عالم علامہ حافظ فہامہ شیخ احمد بن محمد المقری المغربی المالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ ہے انتخاب کیا اور دوسرے کتب سے بھی خوشہ چینی کیا تاکہ مومن پاک عقیدہ حالت تزلزل میں نہ پڑے۔ واللہ الموفق **مقدمہ** معلوم کیجئے نعل فتح سے نون کے ہے اس کے بعد عین مہملہ ساکنہ آخر میں لام ہے۔ ائمہ لغت کہتے ہیں وہ ایک چیز ہے جو بچائے جاتا ہے بسبب اس کے قدم زمین سے اور اس کی جمع نعال ہے۔ بعضوں نے کہا وہ ایک چیز ہے جس کو انسان اپنے پاؤں میں پہنتا ہے۔ **شراک** شین معجمہ کے کسر سے اس کے بعد رای مہملہ ہے نعل کے اس دیوار کو کہتے ہیں جو پشت قدم پر رہتا ہے۔ **قبال النعل** کسر سے قاف کے اس کے بعد بای موحدہ ہے قتال کے وزن پر نعل کے اس دیوار کو کہتے ہیں جو بیچ کی انگلی اور اس کے بازو کی انگلی کے درمیان رہتا ہے اور اس کو شراک پر لگاتے ہیں بعضوں نے کہا اس دیوار کو کہتے ہیں جو دو انگلیوں کے درمیان رہے خواہ بیچ کی انگلی رہے یا اس کا غیر ہمارے محاورہ میں اس کو ناکھی کہتے ہیں۔

پہلا باب بیان میں ان احادیث کے جو نعل شریف میں وارد ہوئے ہیں

معلوم کیجئے نعل شریف کے بیان میں بہت سے احادیث وارد ہوئے ہیں ان میں یہ عاصی چند احادیث

یمنًا و تبرکًا لکھتا ہے **حدیث پہلی** روایت کی ہے بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے اَنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَھَا قِبَالَانِ تحقیق کہ نعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے واسطے اس کے دو تسمے یعنی ہر ایک نعل کو دو ناتھی تھے بعضے حفاظ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک میں دو ناتھی تھے سو ایک کو انگوٹھے اور اس کے بازو کی انگلی میں رکھتے تھے اور دوسرے کو بیچ کی انگلی اور اس کے بازو کی انگلی کے درمیان رکھتے تھے اور ان دونوں ناتھیوں کو شراک پر لگاتے تھے۔ **حدیث دوسری** روایت کی ہے ترمذی نے کتاب الشمائل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّی شِرَاکُھُمَا تھے واسطے نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو تسمے دو تہ تھے شراک دونوں کے یعنی شراک دو چمڑوں سے بنائے ہوئے تھے۔ مثنی کے لفظ کو محدثین دو وجہ سے روایت کئے ہیں۔ پہلی وجہ میم کے ضم اور ثای مثلثہ کے فتح اور نون کی تشدید سے صیغہ ہے اسم مفعول کا تثنیہ سے دوسری وجہ میم کے فتح اور ثای مثلثہ کے سکون اور نون کے کسر اور یا کی تشدید سے صیغہ ہے اسم مفعول کا ثنی ہے۔

حدیث تیسری روایت کی ہے ترمذی نے عیسی بن طہمان سے کہا اَخْرَجَ اِلَیْنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ نَعْلَیْنِ جَرْدَاوَیْنِ لَھُمَا قِبَالَانِ قَالَ فَحَدَّثَنِیْ ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّھُمَا کَانَتَا نَعْلَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نکالے طرف ہمارے یعنی ہمارے دکھانے کو انس بن مالک نے دو نعلین بغیر بال کے اُن دونوں میں دو دو تسمے تھے کہا ابن طہمان نے پھر حدیث کی مجھ سے ثابت نے بعد اس کے انس سے کہ بیشک وہ دونوں تھے نعلین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **حدیث چوتھی** روایت کی ہے ترمذی نے عبید بن جریح سے کہ اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا۔ رَاَیْتُکَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِیَّۃَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَیْسَ فِیْھَا شَعْرٌ یَتَوَضَّاُ فِیْھَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَھَا میں تم کو دیکھتا ہوں پہنتے ہو نعل سبتیہ کہے ابن عمر بیشک میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنتے تھے نعال ایسے کہ نہ تھے ان میں بال اور وضو کرتے تھے اس میں پھر میں دوست رکھتا ہوں کہ میں پہنوں اس کو **قولہ** السبتیۃ کسر سے سین مہملہ کے نسبت ہے سبت کی طرف بیل کے دباغت کئے ہوئے چمڑے کو کہتے ہیں۔ اور دباغت کے سبب اس پر بال نہیں رہتے۔

حدیث پانچویں روایت ہے کہ ابو الشیخ نے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہے رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَعْلَیْنِ مَخْصُوْفَتَیْنِ مِنْ جُلُوْدِ الْبَقَرِ دیکھا میں نے رسول اللہ

صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نعلین پہنے ہوئے وہ دونوں مخصوف تھے بیل کے چمڑے سے یعنے وہ نعلین بیل کے چمڑے کے تھے اور دو دو چمڑے ملا کر سئے ہوئے تھے۔ حدیث چھٹویں روایت کی ہے ابو داؤد نے عبد اللہ بن السایب رضی اللہ عنہ سے کہے رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَوَضَعَ نَعْلَیْہِ عَنْ یَسَارِہٖ دیکھا میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نماز پڑھتے تھے فتح مکہ کے روز اور رکھے تھے اپنے نعلین کو بائیں طرف اپنے حدیث ساتویں روایت کی ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایک غزوہ میں سنا فرماتے اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ بہت لو نعال سے کیونکہ مرد ہمیشہ رہتا ہے سوار جب تک کہ نعل پہنا ہے یعنی نعل پہنا سو شخص سوار کے شبیہ ہے خفتہ مشقت میں اور اس کا پاؤں راستے کی آفات سے محفوظ رہتا ہے جیسا کہ سوار محفوظ رہتا ہے۔ حدیث آٹھویں روایت کی ہے ترمذی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیَمِیْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَہُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَہُمَا تُنْزَعُ جب نعل پہنے کوئی ایک تم لوگوں سے تب چاہئے شروع کرے داہنے طرف سے اور جب اتارے تب چاہئے شروع کرے بائیں طرف سے پھر چاہئے کہ ہووے داہنا پاؤں پہلا دونوں نعل کے پہننے میں اور پچھلا دونوں کے اتارنے میں فائدہ ابن الجوزی نے کہا جو شخص کہ نعلین کو پہنتے وقت سیدھے پاؤں میں پہلے پہنے اور نکالتے وقت بائیں پاؤں سے پہلے نکالنے پر موظبت کرے تو طحال کے درد سے امن پاوے گا۔ حدیث نویں روایت کی ہے مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لَا یَمْشِ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَۃٍ لِیُنْعِلْہُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْہُمَا جَمِیْعًا چلے کوئی ایک تم میں ایک نعل پہنے چاہئے کہ پہن لے وہ دونوں کو اکٹھے یا نکال ڈالے دونوں کو اکٹھے حدیث دسویں روایت کئے ہیں طبرانی اوسط میں اور ابو لعلی اپنی مسند میں انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا اِذَا اَکَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوْا نِعَالَکُمْ فَاِنَّہٗ اَرْوَحُ لِاَقْدَامِکُمْ جس وقت کہ کھاویں تم کھانے کو پس نکالو نعلوں کو تمہارے کیونکہ وہ زیادہ راحت دینے والا ہے قدموں کو تمہارے حدیث گیارہویں روایت کی ہے بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہے کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَتَحَدَّثُ یَخْلَعُ نَعْلَیْہِ تھے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب بیٹھتے بات کرنے تو نکالتے اپنے نعلین کو حدیث بارہویں روایت کئے ہیں بزار اپنی مسند میں اور

بیہقی شعب الایمان میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّھَا مِنَ الْمَصَائِبِ جبکہ ٹوٹا تسمہ کسی کا تمہارے سے پس چاہئے کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے کیونکہ وہ مصیبتوں سے ہے۔ **حدیث تیرہویں** روایت کی ہے طبرانی نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہے حَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعْلَہٗ بِالسَّبَابَۃِ مِنْ یَدِہِ الْیُسْرٰی اٹھائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعل مبارک کو اپنے بائیں ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے

دوسرا باب نعال شریف کی مثال عظیم البرکات میں جو ائمہ اسلام سے منقول ہے

فتح المتعال کا مولف لکھا ہے کہ ائمہ متعاربہ کی ایک جماعت جو ہمارے پیشوایوں سے ہیں سو نعل مبارک کی مثال ظاہر کو بنائے اور اس کے مشاہدے سے دیکھنے والوں کی آنکھ کو ٹھنڈک بخشے از انجملہ الحافظ الشہیر الامام ابوبکر بن العربی الاشبیلی الاندلسی اور حافظ الحدیث ابوالربیع بن سالم الکلاعی اور حافظ عبد اللہ بن الابار اور شیخ ابوعبد اللہ بن رشید الفہری اور شیخ ابو عبد اللہ محمد بن جابر الوادی اور خطیب الخطبا شیخ ابوعبد اللہ بن مرزوق التلمسانی اور شیخ ابن البراء التونسی اور الولی الصالح الشہیر ابواسحق ابراہیم بن الحاج السلمی الاندلسی اور ابن ابی الخصال اور شیخ ابی الحکم مالک بن المرحل اور شیخ ابن عبد الملک المراکشی وغیرہم بہت سے علمائے اسلام نعل مبارک کی مثال شریف بنائے ہیں اور اہل مشرق سے بھی علماء کی ایک جماعت اس کو بنائے ہیں مثل حافظ ابن عساکر اور ان کے تلمیذ البدر الفارقی اور الشیخ الامام الحافظ زین الدین عبد الرحیم العراقی الشافعی اور ان کے فرزند السراج البلقینی اور شیخ یوسف النسائی المالکی اور حافظ الحدیث محمد بن عبد الرحمن السخاوی اور حافظ جلال الدین السیوطی وغیرہم وہ سب پیشوا ہیں سو ہم کو ان کی اقتدا کرنا ہے اور یہ علماء جو مثال شریف بنائے سو بھی اپنے سلف کے علماء سے بطور توارث کے محدثوں کے طریق پر ایک دوسرے سے نقل کرتے آئے ہیں چنانچہ حافظ ابن عساکر وغیرہم کی سند مسلسلا کتاب فتح المتعال میں مذکور ہے ہم نے بخوف تطویل یہاں ذکر نہیں کیا معلوم کریں کہ نعل شریف کی مثال میں علمائے اعلام کو دو طریق ہیں بعضوں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل شریف کے برابر دوسرے چمڑے یا کاغذ کو کترتے تھے اور بعضے علماء کاغذ پر نعل شریف کے مقدار خطوط کھینچتے تھے۔ صاحب فتح المتعال کہا وہ دونوں کا حکم برابر ہے اس میں کچھ فرق نہیں اور بھی معلوم کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعال شریف کی اشکال مختلف منقول ہوئے ہیں سو اس کی وجہ

یہ ہے کہ نعال شریف متعدد تھے سو ہر ایک شخص آپ جس کی رویت سے مشرف ہو اُس کی مثال بنایا چنانچہ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک ایک نعل شریف تھی اُن سے اُن کی بہن ام کلثوم کو پہنچی اور پہلی مثال اُسی کی شکل ہے ۔ اور بی بی میمونہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک بھی ایک نعل شریف تھی ۔ اس کے بعد فاطمہ بنت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کو پہنچی اُس کے بعد بنی ابی الحدید کے پاس تھی اس کے بعد شہر دمشق میں مدرسۂ اشرفیہ میں رکھی گئی تھی ۔ ابن رشید وغیرہ اسی کی مثال کھینچے صاحب فتح المتعال لکھا لیکن اب وہ نعل شریف کس شخص کے نزدیک ہے اور کہاں ہے سو اپنے کو معلوم نہیں اور انس رضی اللہ عنہ کے پاس بھی تھی لیکن وہ بھی کس شخص کے نزدیک ہے سو کچھ معلوم نہوا ۔ بندۂ عاصی کہتا ہے قسطنطنیہ میں ایک نعل مبارک موجود تھی اس کے بعد دیار بکر میں کسی سادات کے پاس بھی ایک نعل مبارک تھی سو اس کو پانچویں ربیع الاول سنہ ۱۲۸۹ بارہ سو نواسی ہجری میں سلطان عبدالعزیز خان مرحوم کے وقت قسطنطنیہ کو لائے اور وہاں کے لوگ اُس کی زیارت سے مشرف ہوئے اب وہ دونوں نعل مبارک قسطنطنیہ میں ایک ہی جائے دوسرے تبرکات کے ساتھ موجود ہیں وَلِلّٰہِ الحمد صاحب فتح المتعال کھینچی اور کہا کہ منافع اور خواص جو آئندہ مذکور ہونے ہیں سو ہر ایک مثال میں مشاہدہ کئے گئے اور یہ صاحب النعل صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہے ۔

مثال اوّل

اس مثال کو شیخ ابن العربی اور امام حافظ ابن عساکر اور ابن مرزوق اور فاروقی اور السراج البلقینی اور شیخ جلال الدین سیوطی اور حافظ السخاوی اور ثنائی اور شیخ المحدثین عزالدین بن عبدالعزیز بن عمر بن فہد اور شیخ صلاح الدین محمد بن ابی عمرو بن ابی عثمان الدیمی الشافعی اور ان کے سوائے بہت سے شیوخ اپنی اپنی سند سے روایت کر کے کھینچے ہیں ۔ صاحب فتح المتعال کہا چونکہ اتنے ائمہ اس پر اعتماد کئے ہیں اس لئے ہم نے اس کو سب پر مقدم کیا اور بھی کہا کہ امام حافظ ابن عساکر وغیرہ اپنی سند سے روایت کئے ہیں کہ یہ مثال اس نعل مبارک کی نقل ہے جو نزدیک اسماعیل بن ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی ربیعۃ المخزومی کے تھی اور اس کے نزدیک رہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نعل شریف ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تھا ان سے اُن کی بہن ام کلثوم بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کو ملا اور ام کلثوم نکاح میں طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے تھیں سو ان کی شہادت کے بعد عبداللہ بن عبدالرحمن

بن ابی ربیعۃ المخزومی کو نکاح کی تھیں سو وہ نعل ان سے اُن کے پوتر ے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عبداللہ کو پہنچا اور اُس نعل کو دو قبال تھے دونوں نقطوں کے موضع ہیں۔

دوسری مثال

اس مثال کو حافظ الاسلام خادم سنۃ النبوی مجدد دین مصطفوی الشیخ الامام زین الدین عبدالرحیم العراقی الاثری الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعتماد کر کے الفیہ فی السیرۃ النبویہ میں لکھا ہے اور کہا اس کو دو قبال ہیں اور طول اس نعل مبارک کا ایک بالشت اور دو انگل ہے اور عرض اس کا ٹخنے کے نزدیک سات انگل کل ہے اور بطن قدم کے نزدیک چھ انگل کا اور سر اُس کا محدّد ہے اور دونوں قبالوں کے درمیان دو انگل کا عرض ہے صاحب فتح المتعال لکھا ہے کہ اگرچہ بعضے حفاظ کہتے ہیں کہ حافظ عراقی کے اس تحدید پہ ہم واقف نہیں ہوئے لیکن چونکہ زین العراقی وہ امام ہے جس کے ثقہ ہونے پر تمامی انام اعتراف کئے ہیں۔ اور اس کو حافظ مصر و شام کہہ کے وصف کئے ہیں بلکہ شیخ جلال الدین السیوطی کہا کہ وہ آٹھویں صدی کا مجدد ہے سو ویسے امام کا قول صحت کے لئے کافی ہے۔ اور بھی صاحب فتح المتعال لکھا ہے کہ اگرچہ پہلی مثال اور اس مثال میں تھوڑا ہی اختلاف ہے لیکن چونکہ حافظ اسلام زین الملۃ والدین العراقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس مثال کو الفیہ میں لکھا ہے سو اس کی اقتداء کر کے ہم بھی یہاں لکھے کیوں کہ وہ فنون حدیث میں امام ہے۔

تیسری مثال

صاحب فتح المتعال لکھا ہے کہ اس مثال کو ہیں نے خط سے بعضے اکابر علمائے متقدمین کے جو مغرب کے اعلام معتبرین سے ہیں نقل کیا اور اس کے وسط میں لکھا ہوا تھا هذه صفة نعل نبينا صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے پیچھے لکھا ہوا تھا انشدنی الفقیه ابو عبداللہ بن سلمة قال انشدنی الکلاعی رحمہ اللہ تعالیٰ ؎ یا ناظرا تمثال نعل نبیه ❋ قبّل مثال النعل لا متکبرا ❋ واعکف علیه فطالما عکفت به ❋ قدم النبی مروحا ومبکرا ❋ آخر ابیات تک اور یہ کلاعی جو مذکور ہوا وہ شہر اندلس کا حافظ حدیث اور وہاں کا محدث اور بلیغ اور مؤلف کبیر شہید شہیر ابو الربیع سلیمان بن سالم الکلاعی ہے جو کتاب الاکتفا مغازی

المصطفیٰ والثلاثۃ الخلفا کو تصنیف کیا اور وہ کتاب سیر میں بہت معتبر ہے اور ایک طویل قصیدہ مدح میں نعل شریف کی مثال کے کہا ہے۔

چوتھی مثال

صاحب فتح المتعال کہا کہ اس مثال کو میں نے عرب میں بعضے نیک لوگوں کے نزدیک پایا اور وہاں کے لوگوں کے ہاتھ میں یہ مثال متداول اور اُن کے نزدیک معظم پایا اور اُس کے منافع مشاہدہ کئے گئے اور اس کی برکت سے دعائیں قبول ہوئیں سو تجربہ کئے گئے اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ اپنی کتاب فتح المتعال کو اِس مثال شریف سے خالی نہ کروں اگرچہ اس کے اصل اول کو جو منقول عنہ ہی ہیں میں نہ جانا انتہیٰ۔

پانچویں مثال

صاحب فتح المتعال لکھا ہے کہ اس مثال کو میں نے اس سے نقل کیا ہے جو مغرب کے بادشاہوں کے خزانہ میں موجود تھی اور اس مثال کی برکت کو میں نے سفر دریا میں پایا جو قریب تھا کہ تلاطم امواج سے ہم سب ہلاک ہو جائیں۔

چھٹویں مثال

صاحب فتح المتعال کہا کہ اس کو میں نے بعضے ثقہ جو اہل صلاح اور خیر اور دینداروں سے تھے جن کی روایت اور روایت پر اعتماد ہے اُس کے خط سے نقل کیا ہوں اور اُس نے کہا کہ آپ اس کو مکۂ معظمہ کے بعضے صلحا سے جو سب کے مقتدا تھے اور جن کے آداب پر لوگ چلتے تھے نقل کیا ہوں۔

تیسرا باب نعل شریف کی مثال کے منافع اور برکات میں

صاحب فتح المتعال لکھا ہے کہ اِس مثال کریم کے منافع کو زیادہ بیان کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ وہ ظاہر ہیں اور ایک جماعت ائمہ اعیان کی اُس کے چند منافع کو بیان فرماتے ہیں از انجملہ شیخ الامام الصالح ابو اسحٰق ابراہیم بن الحاج محمد بن ابراہیم المرئی الاندلسی سے حافظ ابن عساکر وغیرہ شیوخ نقل کئے ہیں کہ ابن الحاج نے فرمایا خبر دیا مجھ کو ابو القاسم بن محمد اُس نے کہا خبر دیا مجھ کو ابو جعفر احمد بن عبد الحمید اور

وہ شیخ صالح اور پرہیزگار تھا کہا میں نے اس مثال شریف کو بنا کے کسی طالب علم کو دیا سو ایک روز میرے نزدیک آ کے کہا میں صبح کو اس نعل کی عجب برکت دیکھا میں نے کہا وہ کیا دیکھا تو کہا میری عورت کو سخت درد عارض ہوا تھا قریب تھا کہ وہ ہلاک ہو جاوے پھر میں نے اس کو درد کی جگہ میں رکھا اور کہا اَللّٰھُمَّ ارنی برکۃ صاحب ھذا النعل پس اللہ تعالیٰ اسی وقت اس کو شفا دیا اور بھی ابو اسحٰق بن الحاج نے ابو القاسم بن محمد سے روایت کیا ہے کہا اس مثال کے برکت ہے جو تجربہ کئے گیا سو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کو بطور تبرک کے اپنے نزدیک رکھا تو باغیوں کی بغاوت سے اور دشمن کے امان ہو گا۔ اور شیطان مارد اور چشم حاسد سے اس کی نگہبانی ہو گی۔ اگر اس کو حاملہ عورت درد زہ کی شدت کے وقت اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑے تو بحول اللہ وقوتہ اس کو آسانی ہو گی۔ انتہیٰ صاحب فتح المتعال لکھا ہے کہ میں بھی اس کو تجربہ کیا سو صحیح ہوا از انجملہ وہ امان ہے نظر اور سحر سے جیسا کہ شیخ شرف الدین عیسیٰ بن سلیمان الطنوبی المصری نے کہا ہے از انجملہ بعضے ائمہ جو تجربہ کئے گیا سو کہے کہ اس مثال کو اگر کسی نے اپنے ساتھ رکھنا لازم کر لیا تو اس کو لوگوں کے نزدیک قبول تام رہے گا۔ اور بالضرور وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ از انجملہ بہت سے ائمہ تصریح کئے ہیں کہ یہ مثال جس لشکر میں تھا تو اس لشکر کو ہزیمت نہیں ہوئی۔ اور جس قافلہ میں تھا تو وہ غارت نہوا اور جس کشتی میں تھا تو وہ کشتی غرق نہوئی اور جس گھر میں تھا وہ گھر جلا نہیں اور جس متاع میں تھا وہ چوری نہ گیا۔ اور کوئی حاجت میں اور کسی تنگی میں اس کے صاحب صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل نہیں کیا مگر وہ حاجت ادا ہوئی اور تنگی کشادہ ہوئی۔ صاحب فتح المتعال مذکور عبارت کے بعد لکھا ہے کہ امام علامہ ابن فہد کے ہاتھ کا خط دیکھا ہوں مثال شریف کے وسط میں لکھا تھا وہ بھی اس کے قریب کہا اس کی عبارت یہ ہے جرب ان ھذا المثال الشریف ان کان فی دار لا تحرق اومال لا یسرق او مرکب لا یغرق او قافلۃ لا تنتھب ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے تجربہ کئے گیا ہے کہ یہ مثال شریف اگر کسی گھر میں رہی تو وہ گھر نہیں جلتا اور کسی مال میں رہی تو وہ مال چوری نہیں جاتا اور کوئی جہاز میں رہی تو وہ جہاز غرق نہیں ہوتا اور کسی قافلہ میں رہی تو وہ لوٹا نہیں جاتا برکت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے از انجملہ منقول ہے امام محدث شیخ محمد القصار الفبسی سے

جو شہر فاس کا مفتی تھا کہا اپنے طفولیت میں اپنے بعضے قرابتداروں کے ہمراہ ان کے گھر کے نیچے کے درجے میں
ہم سب مل کر بیٹھے تھے اور وہ گھر بہت بڑا اور عالی شان تھا اور نعل شریف کی مثال معظم دیوار پر اُن کے
سر کے مقابل اس طور سے لگی ہوئی تھی کہ اگر کوئی شخص کھڑے رہا تو اس کے سر کے برابر ہوتا پس یکایک وہ
مکان گر گیا سب لوگ اُس کے نیچے دب گئے دوسرے لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اندر کے لوگ سب مر گئے ہیں
سو اُن کو دفن کرنے کے قصد سے کھودنا شروع کئے اور کھودنے کو ایک روز سے زیادہ عرصہ لگا تب تک اندر کے لوگ
اسی میں دبے ہوئے تھے جب پورا کھودا گیا تو دیکھے کہ وہ سب لوگ زندہ ہیں ان کو برکت سے مثال شریف
کی کچھ صدمہ نہیں پہنچا تھا کیونکہ ناٹوں کی ایک طرف مثال شریف لگی ہوئی تھی سو دیوار کو ٹیکا لگا کر کھڑے
رہ گیا اور دوسرا طرف زمین پر ٹھہرے گیا گویا خیمے کے طور پر ہو گیا اور باقی پتھر اور مٹی وغیرہ پہاڑ کے
برابر ان ناٹوں پر گر پڑے اور لوگ اس کے نیچے ہو گئے فسبحان من انقذھم من التلف
ببرکۃ المصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم از انجملہ مثال مبارک کو اپنے ساتھ رکھنا لازم کرلے
تو جو مقصود ہے بر آتا ہے صاحب فتح المتعال کہتا ہے کہ میں دیکھا ہوں ایک ایسے شخص کو جو سنا تھا کہ
جو شخص نعل مبارک کی مثال کو اپنے ہمراہ رکھنا لازم کرلے تو جو مقصود ہے وہ بر آتا ہے پھر وہ شخص اپنے
عمامہ میں رکھنا لازم کرلیا اور چند امور کا قصد کیا سو بر آئے اور ان میں یہ بھی قصد کیا کہ اپنے ابنائے
جنس پر آپ کو تقدم ہوئے سو ویسا ہی ہوا ۔ از انجملہ شیخ عبد الخالق بن حبیب النبی المکی جو ثقہ اور صلحا
سے تھا سو روایت کیا ہے کہ ماہ رمضان آدھا گذرا تھا اپنے کو ایک درد پیدا ہوا اور معلوم نہ تھا
کہ وہ کیا بیماری ہے اور کیا درد ہے پھر درد بہت سخت ہو گیا اور اپنی قوت گھٹ گئی اس کو بہت سے طبیبوں
اور جراحوں کو دکھلایا سو سب عاجز ہو گئے کوئی شخص ان سے نہ بیماری کو پہچانا اور نہ اس کی دوا کو جب
مجھ کو کرب و بے قراری بہت سخت ہوئی اس مثال شریف کو اور اُس کے منفعتوں کو یاد کر کے اس کو درد
کی جگہ رکھا اور کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم
من مشی بالنعلین ان تعافینی من ھذا المرض یا ارحم الراحمین قسم نبی خدا کی
اسی وقت درد ٹھہر گیا اور اسی روز صحت حاصل ہو گئی ۔ گویا کہ کچھ بیماری نہ تھی صاحب فتح المتعال
کہتے ہیں کہ یہ شخص اس کے بعد مجھ کو خبر دیا کہ اپنی لڑکی کی آنکھ میں کچھ بیماری پیدا ہوئی جس کی دوا مشکل
تھی سو اپنے لوگ کو کہی ہیں تم سے سنی ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کی مثال کی منفعتوں

کو بیان کرتے تھے سو اس کو لے آؤ پھر لوگ جب لائے اپنی آنکھ پر رکھی سو چنگا ہو گئی اور بھی وہ شخص کہتا
کہ میں ماہ ذی القعدہ ۱۰۲۷؁ ایک ہزار ستائیس ہجری میں جہاز پر سوار ہوا سو دریا کو جوش ہوا اور بہت
خوفناک یہاں تک کہ بہت سے جہاز ٹوٹ گئے اور ہم بھی ہلاکی کو پہنچ گئے اور جہاز کے سب اہل تجربہ نجات سے
ناامید ہو کے موت پر آمادہ ہو گئے اور میں نے اس جہاز کے رئیس کے پاس مثال شریف کو بھیجا تا کہ اس سے توسل
پکڑے اور اس کی برکت سے نجات حاصل ہووے سو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے سلامتی حاصل ہوئی اور امور دریا
کے عارفین اس کو مثال مبارک کی کرامت میں شمار کئے اور اسی سفر میں ایک وقت ہم بارے کے سبب نہ جا
سکے اور ایک دشمن کافر کے شہر کے ساحل پر ٹھہر گئے اور وہاں بہت روز تک ہمارا مقام رہا اور عادت ایسی
تھی کہ بالضرور وہاں کے کفار ہم پر خروج کرتے لیکن بحمد اللہ ان سے ہم کو کچھ بدی نہیں پہنچی اور اللہ تعالیٰ اُن
کی آنکھوں پر غشاوہ ڈال دیا تھا اور جب کہ ہم تونس کو پہنچے وہاں سے سوسہ کو جانے ایک بڑے جہاز پر نکلے
تو اثنائے راہ میں بڑی شدت سے ہولناک موج مارنے لگے جس کا مثل دیکھا نہ گیا اور سب کو ناامیدی حاصل
ہو گئی تھی پھر مثال مکرم کی برکت سے ہم کو اللہ تعالیٰ ہلاکی سے بچایا اور سلامتی حاصل ہوئی اور صاحب
فتح المتعال کہتے ہیں کہ مجھ کو ایک جماعت خبر دی اور اُن کی خبر کو میں معتبر جانتا ہوں کہ سفر دریا میں ان پہ
سخت طوفان چلا سو اللہ تعالیٰ کے پاس مثال شریف سے تشفع اور توسل کئے تو اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی برکت سے جو اس نعل کو شرف بخشنے والے ہیں نجات اور رہائی بخشا صاحب فتح المتعال کہتے ہیں
کہ آپ بھی مصر سے سویس کی بندرگاہ کو سفر کیا اور ایک چھوٹے جہاز پر ہند کے سوار ہوا پھر دریا کو طوفان و جوش
ہوا معمر اور بوڑھے لوگ کہے کہ ہم ایسا کبھی نہ دیکھے تھے اور اس آفت سے سلطانی اور اس کے غیر سات جہاز
تک غرق ہو گئے اور ہم بھی کتنی بار ہلاکت کے قریب پہنچ گئے تھے سو اللہ تعالیٰ اس مثال مبارک کی برکت سے
ہم کو سلامتی بخشا اور بھی ہم نے ایک روز جہاز میں دیکھا کہ ایک آتش دریا سے نکلی اور ہمارے اور اس کے
درمیان بیس بام کا فاصلہ تھا سو ہمارے جہاز کا قصد کئی پھر ربان اور ناخدا بھاگے اور ہلاکی پر یقین کئے اور
وہ آتش ہمارے سے دو ہاتھ کے فاصلے کو پہنچ گئی تھی اور قریب تھا کہ اُس کا شعلہ جہاز کو جلا ڈالے پھر اللہ تعالیٰ
اس سے ہم کو نجات بخشا اور اس کے بعد ہوا ہمارے موافق نہ تھی سو ہم حیران تھے پھر اللہ تعالیٰ مجھ کو الہام کیا
میں نے مثال شریف کی طرف اشارہ کر کے ہدایتہً کہنے لگا ؎ سالتُ ربی بطہ صاحب النعلین ؛
ومن سما قدرہ فی الاصفیا الاعلین ؛ فی ان یمن علینا بالنسیم اللین ؛ یسرع بنا الریح

محمد الطیب الاصلین ؛ پھر میں نے ہنوز اس سے فراغت نہ پایا تھا کہ نرم بار شروع ہوا یہاں تک کہ ہم
ینبوع کو پہنچے اور وہاں جہاز سے اُتر کر مدینہ منورہ کا قصد کئے تو راہ میں ایک خارجی رہتا تھا اور راہ زنی کر
کے لوگوں کے اموال غارت کر لیتا سو ہم پر ہجوم کیا اس کے ہمراہ بہت لوگ تھے اور ہتھیار بے شمار لیکن اللہ تعالیٰ
ان کی آنکھوں پر پردہ ڈالا سو ہم کو کچھ اذیت نہیں پہنچا سکے اور ہم مدینہ منورہ کو سلامتی سے پہنچے اور کبھی
ایک بار ہم جہاز پر تھے سو صبح کو دیکھتے ہیں کہ جہاز پتھروں کے بیچ میں آگیا ہے جہاز کے پیچھے اور روبرو اور دونو
بازو پتھر گھیرے ہوئے ہیں اور میں ان کو دیکھتا تھا کہ پتھروں کے اور جہاز کے درمیان ایک ہاتھ کے مقدار فاصلہ
تھا اور دریا میں امواج تلاطم کرتے تھے اور اس کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان میں سے کسی ایک پتھر سے
جہاز ٹکر کھا کے ٹوٹ جاوے گا۔ پھر ہم نعل مبارک کی مثال شریف سے توسل کئے سو اللہ تعالیٰ ہم کو نجات بخشا اور
ایسا کئی بار ہوا ہے اور کبھی صاحب فتح المتعال لکھتے ہیں کہ اپنے کو ایک ثقہ خبر دیا کہ آپ سخت بیمار ہو کے ہلاکت
کو پہنچا تھا چونکہ اپنی موت میں تاخیر تھی سو اللہ تعالیٰ اپنے کو الہام کیا میں نے نعل شریف کی مثال مقدس کو پکڑا
اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف سے وسیلہ گردانا سو اپنے کو شفا حاصل ہو گئی۔
اور کبھی ایک ثقہ شخص مجھ کو خبر دیا کہ آپ ایک خوفناک شہر کی طرف سفر کیا اور عادت ایسی تھی کہ کہ وہاں
چوروں کے سبب سے کوئی مسافر نجات نہیں پاتا میں نے اپنے ہمراہ نعل شریف کی مثال کریم رکھا تھا سو اللہ
تعالیٰ نجات دیا حالانکہ وہ چور بہت بار اپنے کو مارنے قابو دیکھتے تھے لیکن اس مثال شریف کی برکت
سے کچھ ایذا پہنچا نہ سکے صاحب فتح المتعال یہ سب بیان کر کے کہا کہ اس نعل شریف کی مثال کے منفعتیں
مشہور ہیں اور اس کے خواص آفتاب نصف النہار سے زیادہ روشن اور اس میں بہت سے علماء فضلاء
سے حکایات آئے ہیں اور اس کی برکت سے شفا طلب کرنا اگلے پچھلے اماموں کی شان ہے اور اس میں جو قصائد
واشعار کہے ہیں سو آپ سابق ذکر کیا ہوں۔ پھر جو شخص کہ دیکھتا ہے سو اس کو سزاوار ہے کہ اس مثال
متبرک کو بوسہ دیوے اور اپنے چچا کو یعنی امام مفتی الانام الولی الصالح الربانی سید الشیخ سعیدی المقری رحمۃ اللہ
علیہ کو بہت بار دیکھا ہوں کہ اپنے منہ کو مثل شریف پر لگاتے اسی طرح بہت سے شیوخ اعلام کو دیکھا ہوں
اور یہ سب امور جو علمائے دین کئے سو اس کے مشرف صلی اللہ علیہ وسلم سے تبرک تھا اور آپ ہی سے طلب
شفا تھی اور آپ کے آثار سے تبرک کرنا کچھ منکر اور مستغرب امر نہیں ہے انتہیٰ معلوم کیجئے کہ صاحب فتح المتعال
نے ایک علیحدہ باب لکھا ہے اس میں ائمہ متقدمین اور اپنے عصر کے علماء جو اشعار و قصائد نعل مبارک کی مثال

شریف کو بوسہ دینے اور آنکھ کو لگانے اور اُس کے برکات وغیرہ میں کہے ہیں بیان فرمایا چونکہ عوام کو زبان عربی سے آشنائی نہیں ہے اس لئے یہ عاصی اِس رسالہ میں ذکر نہیں کیا اور اتنے بزرگان دین کے اقوال جو ذکر کئے گئے وہ مومن پاک عقیدہ کے لئے کافی ہیں اب ہم اس رسالہ کو ختم کرتے ہیں اور اللّٰہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کے نعل مبارک کی برکت سے ہم کو خوبی دارین کی نصیب کرے اور اپنے حبیب کی محبّت کا پیالہ پلا کر قیامت کے خجال سے بچاوے ؎

یارب بالقدم التی اوطاتها ٭ من قاب قوسین المحل الاکرما ٭

ثبت علیٰ متن الصراط تکرما ٭ قدمی وکن لی منقذ او مسلما ٭

وصلّی اللّٰہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم اس رسالہ کی تالیف سے ہم کو ساتویں شعبان ۱۳۰۲ سنہ ہجری میں فراغت ہوئی کتبہ عبید اللّٰہ بن صبغۃ اللّٰہ کان اللّٰہ لہما

آمین یارب العالمین

قطعات تواریخ رسالہ تحفۃ اللبیب فی نعل الحبیب از جناب محمد سعد الدین صاحب سعد فرزند محمد صبغۃ اللّٰہ صاحب مشائخ مرحوم

قطعہ

کرد تصنیف قاضی اسلام	آں رسالہ کہ ہست مثل سراج
سعد سالش بگفت ہاتف غیب	وصف نعلین خواجۂ معراج
	۱۵ ۱۳ھ

ولہ

طبع گشتہ رسالۂ مرغوب	چوں بمدح نعل خیر النّاس
گفت سالش دلم زروی ادب	وصف نعل رسول عرش اساس
	۱۵ ۱۳ھ

ولہ

جب رسالہ قاضی اسلام نے چھپوا دیا — مدح نعلین رسول اللہ ہیں باصد کمال
لکھ دیا کیا خوب سعد الدین تخلص سعدؔ نے — ذکر نعلین حبیب ایزد منان سال

۱۵ ۱۳ھ

از جناب شاہ محمد قادر حسین صاحب قادری عظمت اللہی دام عنایتہ المتخلص بہ قدیرؔ

یا علی مددی

مسند نشین شرع پاک احمد — علامۂ زاہل علوم نامی
فیض عمیمش بر جہان عموماً — جاری بود بے ریب و شک مدامی
شد قصر اسلام استوان ز علمش — بین بام کفر از وی شد انہدامی
یعنی جناب مولوی اکرم — قاضی عبید اللہ شیخ نامی
در مدح نعلین نبی کتابے — بنوشتہ از عشق رسول حامی
ظاہر شود خوبی و قدر نعلین — زان نسخۂ فرخندہ اش تمامی
خار جگر تیر دل این کتابست — آنرا کہ باشد در عقیدہ خامی
حضرت مصنف را عطا نماید — رب العلیٰ عظمت بجا دوامی

سال کتابش را بگوید قدیرا
توصیف نعلین شفیع حامی

۱۵ ۱۳ھ

جناب سید عثمان صاحب المتخلص بہ طپش دام افضالہ

قاضی عبید اللہ ستودہ صفات
عالم و علامۂ زمن نیک ذات

جب لکھا نسخہ وہ پئے بہر فیض
تاکہ وہ ہو جائے وسیلۂ نجات

حبذا نے لکھا سال بلاحزن یہہ
نقشۂ نعلین نبیؐ کے برکات

۱۳۱۵ھ

ولہ

قاضی بلدہ امام عبید اللہ
کرد تالیف نسخۂ والا

از سر اعتقاد ملہم غیب
نسخۂ نور چشم. گفت مرا

۱۳۱۵ھ

ولہ

للہ الحمد کہ شمس العلماء
قاضیٔ بلدہ بہر کس مقبول

صاحب منطق و ہم ہندسہ دان
عالم علم فروعات و اصول

صرف اوقات بتدریس کند
نحو او نیست بہ علم معقول

ماہر علم حدیث و تفسیر
فرد لاثانی بہ علم منقول

کرد تالیف بصد حسن ادب
مرحبا نسخۂ برکات شمول

عاشقاں روح نثارش کردند
بسر و چشم نہادند فحول

طپش خستہ جگر سالش گفت
نقشۂ دلکش نعلین رسولؐ

۱۳۱۵ھ
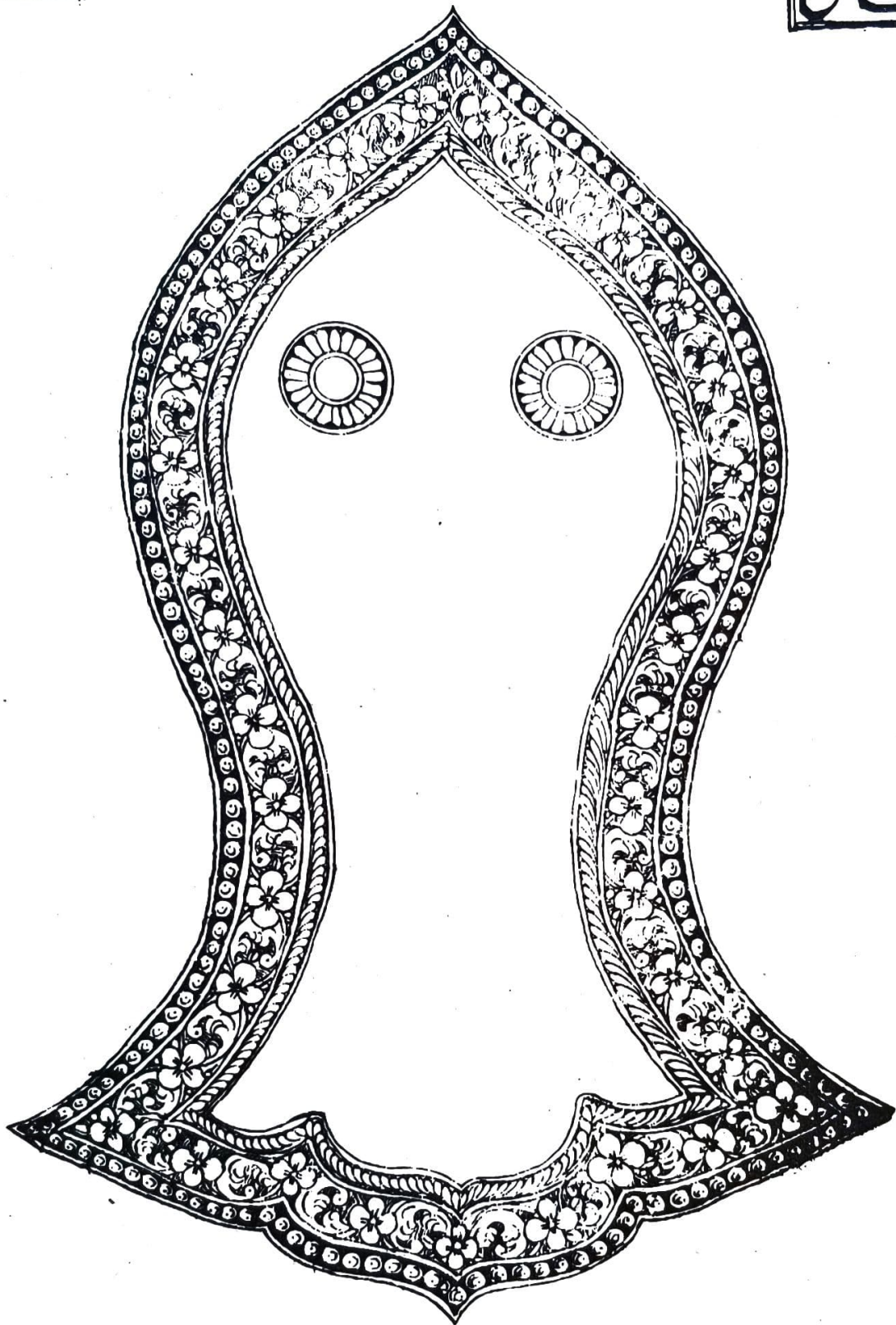
تمت

مثال اول

مثال
دوسری

مثال | تیسری
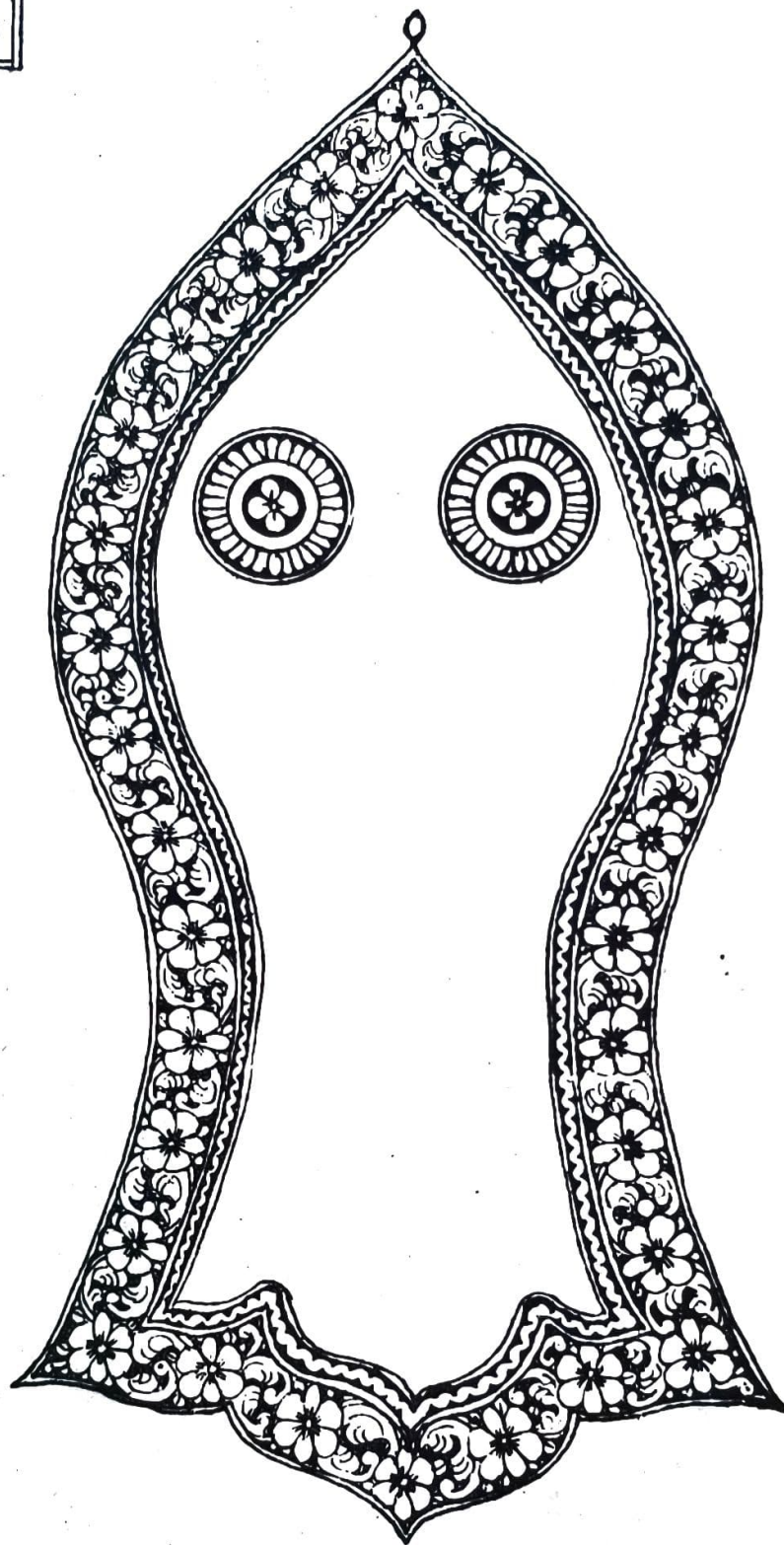
مثال چوتھی

مشکل پانچویں
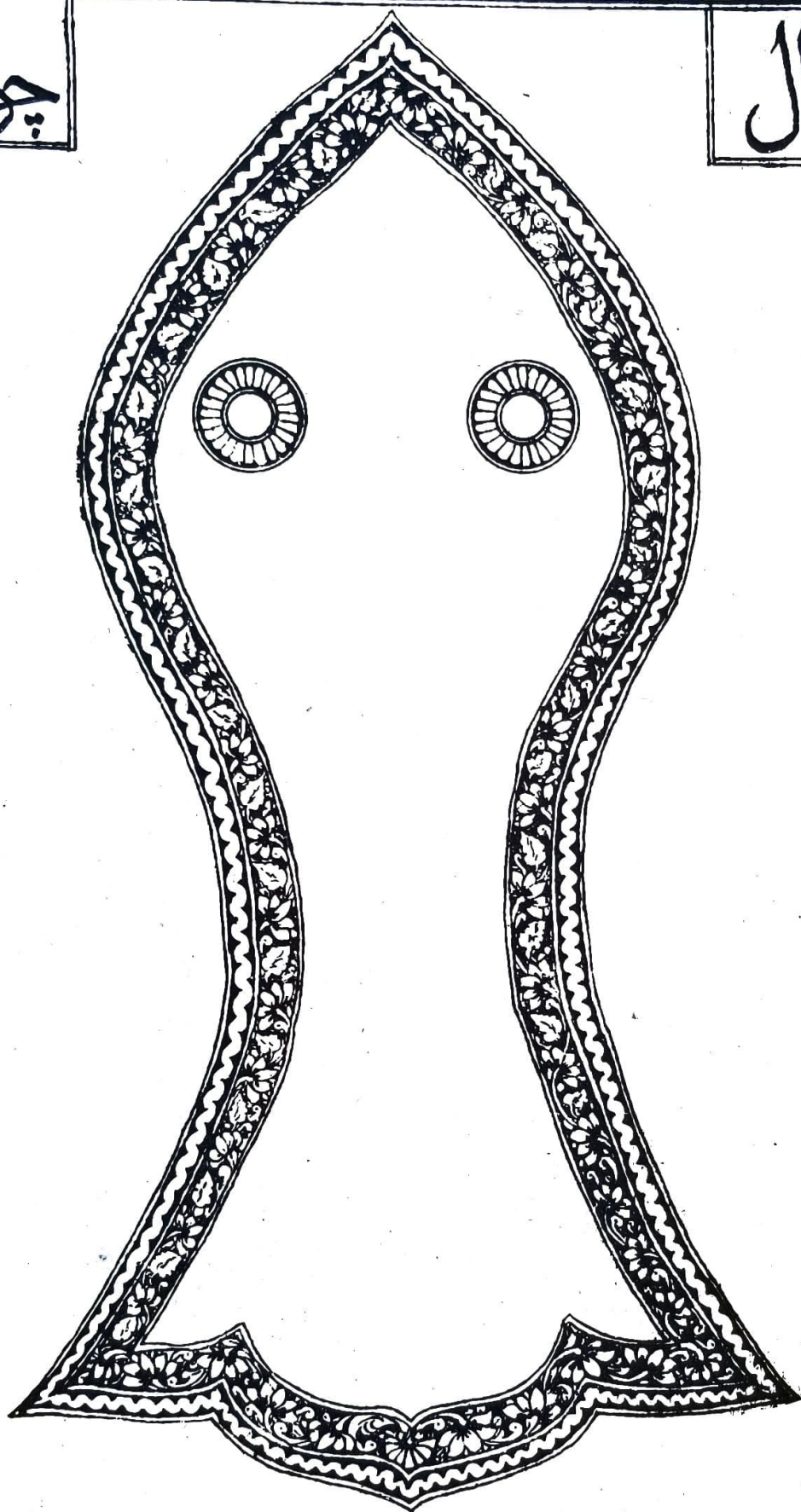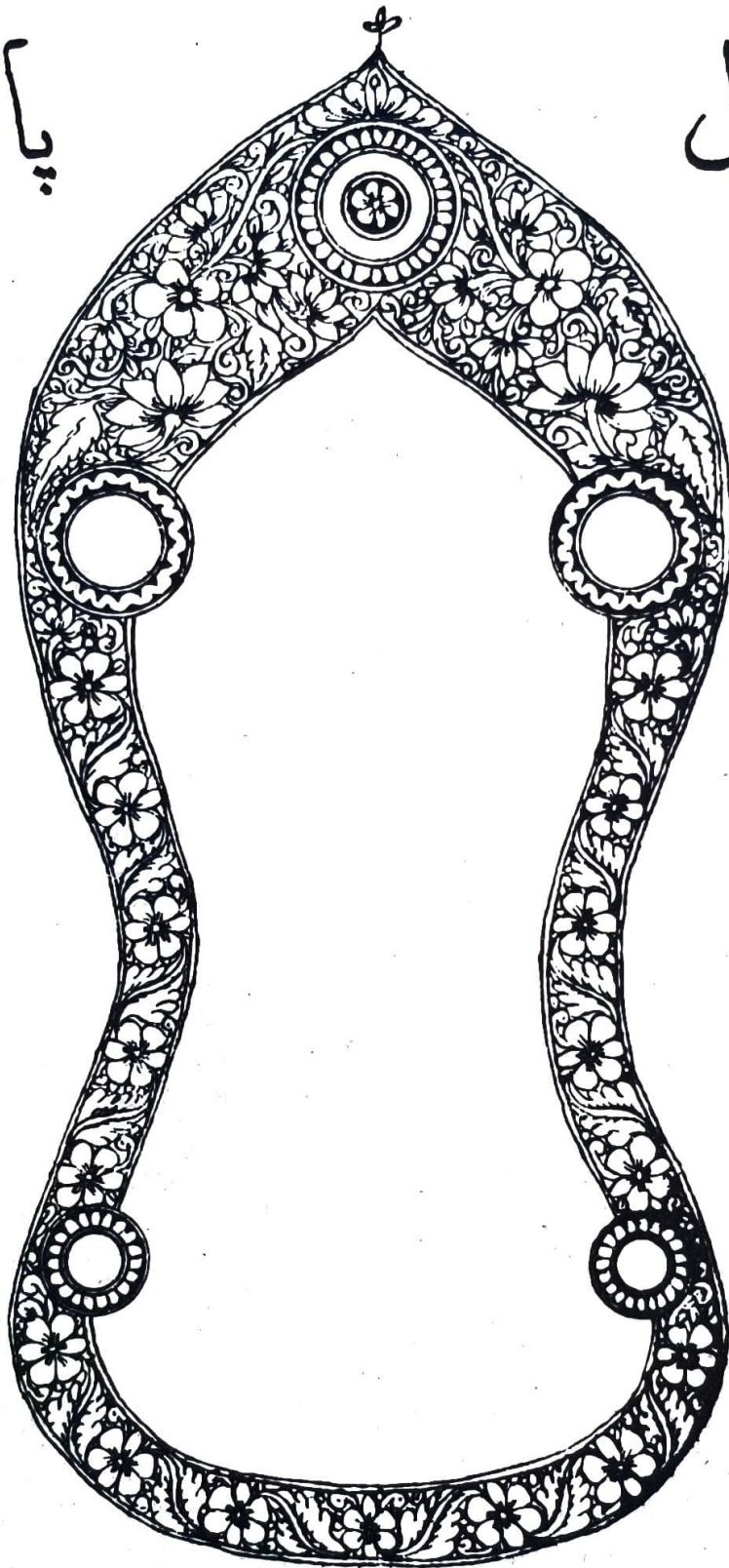
مثال
چھٹویں
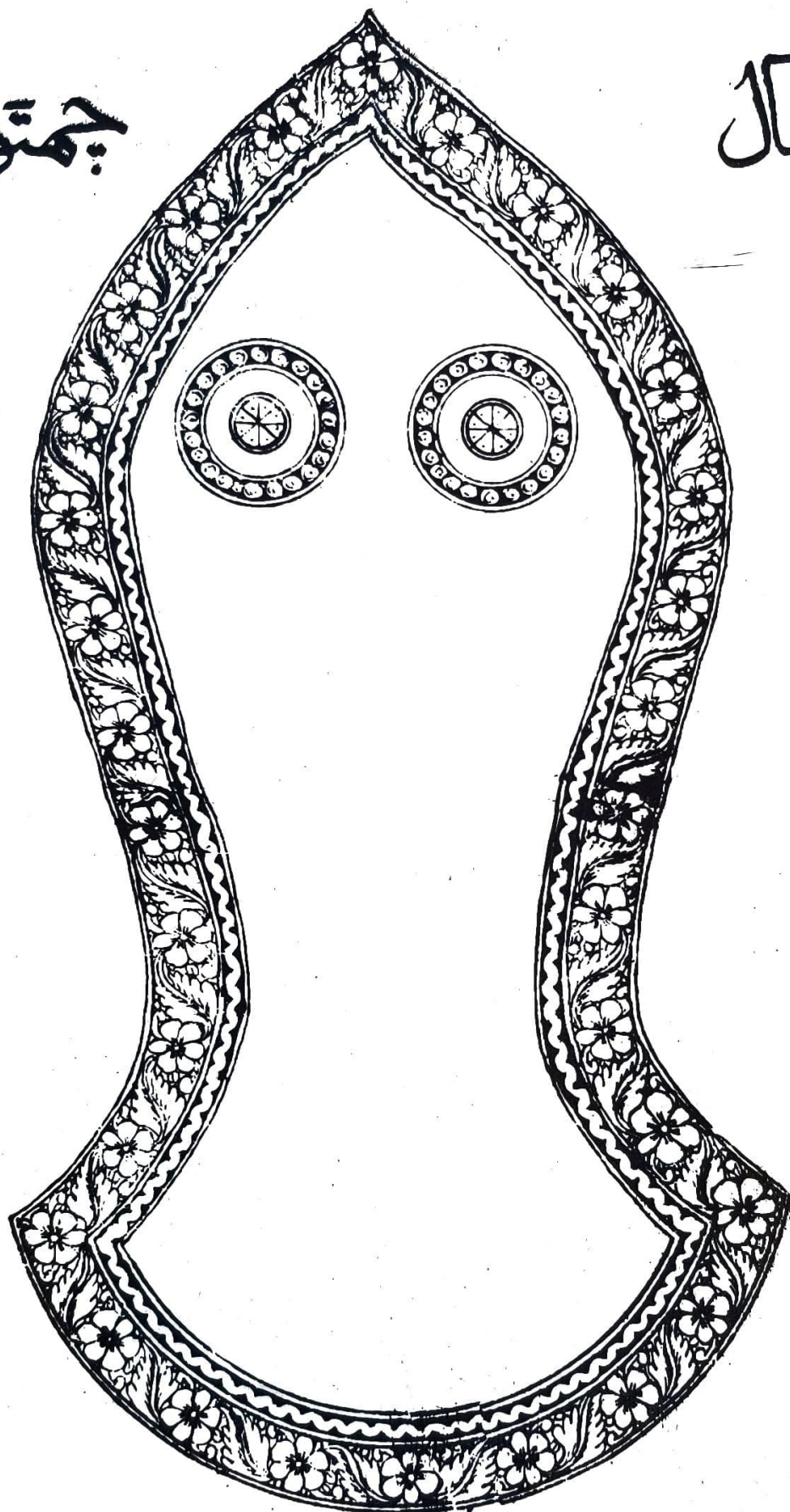
فہرست کتب

نثر الجواہر	مناقب شیخ عبدالقادر جیلانیؒ	مؤلفہ حضرت قاضی الملک بدرالدولہؒ
ریاض النسواں	فقہ شافعی	مؤلفہ حضرت قاضی الملک بدرالدولہؒ
تحفۃ اللبیب فی نعل الحبیب صلعم	سیرت	مؤلفہ حضرت شمس العلماء قاضی عبیداللہؒ
ریاض الحرمین	مناسک حج (شافعی)	مؤلفہ حضرت مولانا مفتی قاضی محمد حبیب اللہؒ
ظہور الاوراد	وظائف و اوراد	مؤلفہ حضرت مولانا مفتی قاضی محمد حبیب اللہؒ
آسان فقہ۔ پہلا۔ دوسرا و تیسرا حصہ	فقہ شافعی	مؤلفہ مفتی قاضی سید شاہ محمد مغفور
رفیق المصلین	فقہ حنفی	مرتبہ خان بہادر عبدالکریم صاحب مرحوم
قاعدہ آسان تعلیم القرآن		مرتبہ خان بہادر عبدالکریم صاحب مرحوم
خانوادۂ قاضی بدرالدولہؒ	تذکرۂ (علماء)	مؤلفہ حاجی محمد یوسف کوکن صاحب عمری
دعائے ختم قرآن مجید و تلقین	وظائف	مرتبہ محمد عبدالوہاب صاحب
نعلین مبارک	مثال عـ۱ و عـ۲	مرتبہ کتب خانہ رحمانیہ و حاجی سید محمد عبدالقادر

ملنے کا پتہ

مدرسۂ محمدیؐ

باغ دیوان صاحب۔ ۳۲۳ موبرس روڈ

رائی پیٹھ۔ مدراس۔ ۶۰۰۰۱۴